144721 ـ كا خرچ بیٹیوں كے ذمہ ہے یا بیٹوں كے ذمہ ؟

سوال

میری چھ بہنیں اور پانچ بھائی ہیں ہمارے والد صاحب فوت ہو چكے ہیں، انہوں نے وراثت میں ایك مكان چھوڑا ہے جو كرایہ پر دیا ہوا ہے، جب ہم نے كرایہ میں سے اپنا حق طلب كیا تو ہمارا بڑا بھائی ناراض ہو گیا اور ہمیں حصہ دینے سے انكار كر دیا، چنانچہ ہم نے عدالت میں مقدمہ كر دیا تو اس نے كرائے میں سے ہمارا حصہ دینا تسلیم كر لیا، لیكن ہمارے اس فعل سے ناراض ہو كر والدہ كا خرچ بند كر دیا، كیونكہ اس كا ذہن تھا كہ ہمیں اپنا حصہ وصول نہیں كرنا چاہیے تھا بلكہ اسے والدہ پر خرچ كرنا چاہیے تھا.
ہم سب بہنیں شادی شدہ ہیں اور كوئی كام بھی نہیں كرتیں، والدہ بیمار ہو كر ہاسپٹل میں داخل ہوئیں تو بھائی نے اخراجات ادا كرنے سے انكار كر دیا، برائے مہربانی درج امور كی وضاحت فرمائیں:
والدین كا خرچ كس كے ذمہ واجب ہوتا ہے ؟
كیا بھائی كو حق حاصل ہے كہ وہ والدہ پر خرچ كرنے كی دلیل دے كر كرایہ میں سے ہمارا حصہ ركھ لے ؟
كیا استطاعت ہوتے ہوئے بھی بھائی والدہ پر خرچ كرنے سے رك سكتا ہے ؟ حالانكہ والدہ كو اخراجات كی ضرورت ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جواب :

اول:

اللہ سبحانہ و تعالی كے حكم كے مطابق وراثت تقسیم كرنا واجب ہے، اور اس میں كوتاہی و زیادتی كرنے سے اجتناب كرنا چاہیے.

اللہ سبحانہ و تعالی نے وراثت كا ذكر كرنے كے بعد فرمایا ہے:

یہ اللہ كی حدود ہیں، اور جو كوئی بھی اللہ تعالی اور اس كے رسول كی اطاعت كرتا ہے، اللہ تعالی اسے ایسی جنتوں میں داخل كریگا جس كے نیچے سے نہریں جاری ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اور یہ بہت بڑی كامیابی ہے

اور جو كوئی اللہ تعالی اور اس كے رسول كی نافرمان كرتا ہے اور اس كی حدود سے تجاوز كرے وہ جہنم كی آگ میں

داخل ہوگا، اس میں ہمیشہ کے لیے رہےگا، اور اس کے لیے اہانت آمیز عذاب ہےالنساء (13 ـ 14).

اس لیے آپ کے بھائی کو اکیلے عمارت کا کرایہ استعمال کرنا اور باقی ورثاء کو اس سے محروم رکھنا جائز نہیں.

دوم:

تنگ دست والدین کا خرچ ان کی اولاد پر واجب ہے چاہے بیٹے ہوں یا بیٹیاں اگر وہ مالدار ہیں اور ان کے اور اولاد کے خرچ سے مال زائد ہے تو انہیں اپنے والدین کا خرچ ادا کرنا ہوگا.

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور تیرے رب کا فیصلہ ہے کہ اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت مت کرو، اور والدین کے ساتھ حسن سلوك سے پیش آؤ الاسراء (23).

اور ضرورت کے وقت والدین پر خرچ کرنا بھی حسن سلوك میں شامل ہوتا ہے.

ایك شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ:

لوگوں میں سے میرے لیے حسن سلوك کے اعتبار سے سب سے زیادہ کون حقدار ہے ؟

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری والدہ

اس نے عرض کیا: اس کے بعد کون ؟

تو رسول کریم صلی اللہ وسلم نے فرمایا: تیری والدہ

اس نے پھر عرض کیا: پھر کون ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری والدہ

اس نے پھر عرض کیا: پھر کون ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تیرا والد "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5971) صحیح مسلم حدیث نمبر (2548).

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یقینا مرد کے لیے سب سے پاکیزہ وہ ہے جو وہ اپنی کمائی میں سے کھاتا ہے، اور اس کی اولاد اس کی کمائی میں سے ہے "

سن ابو داود حدیث نمبر (3528) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اہل علم کا اجماع ہے کہ تنگ دست والدین جن کی کوئی آمدنی نہیں اور نہ ہی ان کے پاس مال ہے تو اولاد کے مال میں ان کا خرچ واجب ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی (8 / 169).

اس بنا پر آپ کی والدہ کا خرچہ عمارت کے کرایہ میں سے ان کے حصہ میں سے ادا ہوگا، جو کہ آٹھواں حصہ بنتا ہے، اور آپ کو والدہ کو یہ بھی حق ہے کہ وہ اپنا حصہ کسی ایك وارث یا کسی دوسرے کو فروخت کر دے، اور اس مال سے اپنے اخراجات پورے کرے.

اور اگر یہ مال یا کرایہ اس کے اخراجات کے لیے کافی نہیں ہوتا تو پھر اس کی مالدار اولاد کے مال سے خرچ مکمل کرنا واجب ہوگا، چاہے وہ بیٹے یا بیٹیاں ہوں.

چنانچہ اگر عورت شادی شدہ ہو اور اس کے اخراجات خاوند پورے کرتا ہے، اور اس کے پاس زیادہ مال و چاہے عمارت کے کرایہ میں سے ہی تو اس پر اپنی ماں کا خرچ برداشت کرنا لازم ہے.

شیخ ابن جبرین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر والدین تنگ دست اور ضرورتمند ہوں اور بیٹی کے پاس اپنی ضرورت سے زائد مال ہو تو اس کے لیے اپنے والدین پر بقدر ضرورت خرچ کرنا لازم ہے، لیکن وہ اپنی ضرورت میں کمی نہیں کریگی " انتہی

اور یہ خرچ وراثت کے مطابق ہوگا؛ کیونکہ عمومی فرمان باری تعالی ہے:

اور وارث پر بھی اسی طرح ہے البقرۃ (233).

آپ کے بھائی کے لیے والدہ کے خرچ کی دلیل اور بہانہ بنا کر کرایہ میں سے آپ کا حصہ روك لینا جائز نہیں، بلکہ اسے ہر وارث کو اس کے حصہ کے مطابق رقم دینا ہوگی، اور سب مل کر اپنی والدہ کے اخراجات پورے کریں، یہ جہاں تك بھی پہنچ جائے پھر بھی ماں کے آپ پر جو حقوق ہیں ان کے برابر نہیں ہو سکتا.

امام بخاری رحمہ اللہ نے ادب المفرد میں ابو بردہ سے روایت کیا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی نے ایک یمنی شخص کو دیکھا کہ وہ اپنی والدہ اپنے کندھوں پر اٹھائے طواف کرا رہا ہے، اور وہ کہہ رہا ہے میں اپنی ماں کے لیے ایک مطیع اونٹ ہوں، اس نے ابن عمر سے عرض کیا:

کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا ہے ؟

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا:

نہیں اللہ کی قسم تم نے تو ولادت کے وقت درد کی ایک لہر کا بھی حق ادا نہیں کیا "

الادب المفرد حدیث نمبر (18) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الادب المفرد میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

الزفرۃ تردد نفس کو کہتے ہیں، جو ولادت کے وقت عورت کو پیش آتا ہے.

اس لیے تم اللہ سبحانہ و تعالی کا تقوی اختیار کرتے ہوئے اپنی اصلاح کرو، اور اپنی والدہ کے متعلق اللہ تعالی کا خوف کھاؤ اور والدہ کا حق ادا کرو، کیونکہ تمہارے حسن سلوك اور صلہ رحمی کے لیے والدہ کا حق ہی سب سے زیادہ ہے.

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی آپ کو سیدھی راہ کی دکھائے اور آپ کو توفیق نصیب کرے.

واللہ اعلم